غدیر

قرآن، حدیث اور ادب میں

دوسری جلد

مؤلف

حضرت علامہ عبدالحسین الامینی النجفیؒ

ترجمہ و تلخیص

ادیب عصر مولانا سید علی اختر رضوی شعور گوپال پوری

www.ketab.ir

امینی، عبدالحسین، ۱۲۸۱-۱۳۴۹.
[الغدیر فی الکتاب والسنة والادب. اردو]
غدیر: قرآن، حدیث اور ادب میں / تالیف عبدالحسین الامینی النجفی؛ ترجمہ و تلخیص سید علی اختر رضوی شعور گوپال پوری.
قم: شکوفہ یاس، ۱۴۳۲ق. = ۲۰۱۰م. = ۱۳۸۹.
(جلد ۲-۳)
ISBN 978-600-6088-08-2 (دورہ)
ISBN 978-600-91931-5-8 (جلد ۲-۳) ۸۰۰۰۰ ریال
فہرست نویسی براساس اطلاعات فیپا.
کتابنامہ بہ صورت زیرنویس.
۱. غدیر خم. ۲. علی بن ابی طالب (ع)، ۲۳ قبل از ہجرت-۴۰ق. اثبات خلافت. ۳. غدیر خم شعر مجموعہ ہا. ۴. شعر مذہبی عربی مجموعہ ہا ترجمہ بہ اردو.
۵. شعر عربی مجموعہ ہا ترجمہ شدہ بہ اردو. الف. رضوی شعور، علی اختر، مترجم. ب. عنوان. ج. عنوان: الغدیر فی الکتاب والسنة والادب. اردو
BP۲۲۳/۵۴/ الف ۸/ غ ۲۰۴۶ ۲۹۷/۴۵۲

شناسنامہ کتاب

کتاب کا نام: **غدیر**: قرآن، حدیث اور ادب میں (جلد ۲-۳)
تالیف: حضرت علامہ عبدالحسین الامینی النجفیؒ
ترجمہ و تلخیص: ادیب عصر مولانا سید علی اختر رضوی شعور گوپال پوری
ناشر: شکوفہ یاس
ناشر ہمکار (باتعاون مالی): قرآن و عترت فاؤنڈیشن (علمی مرکز، مدرسہ حجتیہ، قم المقدسہ)
پیشکش: مکتبۂ مینار شعور گوپال پور (سیوان بہار)
اشاعت: ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ، ۲۵ نومبر ۲۰۱۰ (۴ آذر ۱۳۸۹ق) طبع اوّل
تعداد: ۱۰۰۰ جلد
قطع: وزیری
چاپخانہ: علوی
قیمت: ۸۰۰۰ تومان

ملنے کا پتہ:

ہندوستان: ۱- ﴿بھیک پور﴾ چین پور، سیوان، بہار، پن کوڈ، 8841286
فون نمبر: 06154-279130 /09430945402
۲- ﴿ممبئی﴾ (فاطمہ برقع کلیکشن، ۵۸ نشان پاڑہ روڈ، مسافر خانہ نجفی (مقابل اجواصفہانی) ڈونگری ممبئی ۴۰۰۰۰۹-
فون نمبر: ۰۰۹۱۹۸۳۳۸۱۸۰۲۹-۰۹۸۳۳۲۰۹۲۴۷
ایران: ﴿قم﴾ دفتر قرآن و عترت فاؤنڈیشن، مدرسۂ حجتیہ خیابان حجت پارک ۷ داخلی ۳۱۷، چہارراہ شہدا، قم المقدسہ۔
فون نمبر: 0098-251-7742086 - /0098-9191600338
ایمیل: quranoitrat2000@yahoo.com

جملہ حقوق قرآن و عترت فاؤنڈیشن کیلئے محفوظ ہیں...............................
www.ketab.ir

فہرست مطالب

صلائے عام ۱۲
پیش گفتار ۱۳
شعراور شاعر ۱۴
شعراور شعراء قرآن وحدیث کی روشنی میں ۱۴
پراسرار ترنم ۱۹
پرواز تخیل ۲۱
شعراور شعراء ائمہؑ کی نظر میں ۲۲
شعراور شعراء بزرگان دین کی نظر میں ۲۴

عندلیبان غدیر (پہلی صدی)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ۲۷
نظم کا تحقیقی تجزیہ ۲۸
غلطی کی تصحیح ۳۱
تشکر وانتقاد ۳۲
اشعار کی دوسری سند ۳۳
شاعر کا تعارف ۳۴

www.ketab.ir

حسان بن ثابت ۳۵
توجہ طلب ۳۷
دیوان حسان ۳۹
مدح علیؑ میں حسان کے اشعار ۴۳
مدح علیؑ اور حسان ۴۵
حسان کے مدحیہ اشعار ۵۴
شاعر کے حالات ۵۷
قیس انصاری ۶۱
شعری تتبع ۶۱
شاعر کے حالات ۶۲
شرافت و بزرگی ۶۲
ریاست و فرماں روائی ۶۳
تدبر و معاملہ فہمی ۶۴
داستان فیاضی ۷۰
داستان خطابت ۷۲
تذکرۂ زہد ۷۳
فضل و دانش ۷۴
رواۃ و مشائخ قیس ۷۷
معاویہ اور قیس ۷۷
مصنوعی خط ۷۹
قیس و معاویہ کے درمیان صلح ۸۳

www.ketab.ir

قیس ومعاویہ صلح کے بعد ۸۴
قیس ومعاویہ مدینہ میں ۸۵
قیس کا حلیہ ۸۶
وفات قیس ۸۷
خانوادۂ قیس ۸۸
عمرو بن عاص ۸۹
شعری تتبع ۹۲
شاعر کے حالات ۹۳
نسب ۹۴
عمرو کا اسلام ۹۸
رسول خداؐ کا ارشاد ۹۹
امیر المومنینؑ کا ارشاد ۱۰۰
حضرت علیؑ کا خط عمرو عاص کے نام ۱۰۱
بعد تحکیم خطبۂ امیر المومنینؑ ۱۰۲
قنوت میں امیر المومنینؑ نے عمرو پر متواتر لعنت کی ۱۰۳
عائشہ کی لعنت عمرو پر ۱۰۳
امام حسنؑ اور عمرو عاص ۱۰۴
امام حسنؑ کے جواب میں کچھ توضیح طلب باتیں ۱۰۷
ابن عباس کا خط عمرو کے نام ۱۰۷
معاویہ اور عمرو عاص ۱۰۹
معاویہ وعمرو... تفصیلی واقعہ ۱۱۰

www.ketab.ir

عمرو عاص اور عمار یاسر ۱۱۳

ابونوح حمیری اور عمرو ۱۱۴

ابوالاسود دوئلی اور عمرو ۱۱۴

ابوجعفر زید کی بات ۱۱۷

چچا، بھتیجہ ۱۱۸

غانمہ بنت غانم اور عمرو ۱۱۹

داستان شجاعت ۱۲۳

امیرالمومنینؑ اور عمرو جنگ صفین میں ۱۲۴

معاویہ اور عمرو ۱۲۵

مالک اشتر اور عمرو جنگ صفین میں ۱۲۵

ابن عباس اور عمرو ۱۲۶

عبداللہ مرقال اور عمرو ۱۲۶

درس دین واخلاق ۱۲۷

وفات ۱۲۷

محمد حمیری ۱۲۹

شاعر کے حالات ۱۳۰

عندلیبان غدیر (دوسری صدی)

ابوالمستہل کمیت ۱۳۳

نغمہ کمیت پر تحقیقی نظر ۱۳۵

قصیدہ عینیہ ہاشمیات ۱۳۶

ہاشمیات ۱۳۹

www.ketab.ir

میمیۂ ہاشمیات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴۳
قصیدۂ بائیہ ہاشمیات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴۷
قصیدۂ لامیہ ہاشمیات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰
شاعر کے حالات زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵۴
کمیت کی مذہبی زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵۷
کمیت اور دعائے ائمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۰
کمیت اور یزید بن عبد الملک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۴
کمیت کی شوخی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۵
کمیت کی ولادت و شہادت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۵
سید حمیری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶۷
شعری تتبع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷۵
حالات زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۵
سید کے والدین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۶
عظمت سید اور ان کے تذکرہ نگار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۸
ادبی و شعری عظمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۰
خاصان خدا کی بھرپور مدح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۲
رواۃ وحفاظ شعر سید ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۴
سید کا مذہب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۵
سید اور غیر شیعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۱
شوخی طبع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۷
خلفائے عصر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱۴

www.ketab.ir

سید کا حلیہ ۲۱۵
ولادت اور وفات ۲۱۶
علمی و تاریخی مہارت ۲۱۹
داستان آغاز دعوت؛ حدیث، تاریخ اور ادب میں ۲۲۰
پہلی صورت ۲۲۰
دوسری، تیسری صورت ۲۲۲
چوتھی، پانچویں صورت ۲۲۳
چھٹی، ساتویں صورت ۲۲۴
اسکافی کا اعتراض ۲۲۶
حدیث پر مجرمانہ دست درازی ۲۲۷
عبدی کوفی ۲۳۱
شاعر کے حالات ۲۳۳
علمی و دینی رسوخ ۲۳۵
ولادت و وفات ۲۳۶
شعری نمونہ ۲۳۶
تشریحات ۲۳۸
عبدی معاصر عبدی ۲۶۹

عندلیبان غدیر (تیسری صدی)

ابو تمام طائی ۲۷۵
شعری تتبع ۲۷۶
حالات زندگی ۲۷۸

www.ketab.ir

ابوتمام کا شعری دیوان..........۲۸۱
دیوان حماسہ اور شرحیں..........۲۸۲
ولادت اور وفات..........۲۸۳
دعبل خزاعی..........۲۸۵
حالات زندگی..........۲۹۳
خانوادۂ زریں..........۲۹۳
دعبل کی کنیت ''ابوعلی یا ابوجعفر'' تھی..........۲۹۶
راویان حدیث..........۳۰۰
خلفائے عصر کے ساتھ برتاؤ..........۳۰۱
ظرافت طبع..........۳۰۴
ولادت اور وفات..........۳۰۶

www.ketab.ir

صلائے عوام

بزبان سیدالانام

مومن کے صحیفۂ زندگی کا عنوان علی بن ابی طالبؑ کی محبت ہے۔ جسے پسند ہو کہ میری جیسی زندگی گزارے، میری طرح موت سے ہمکنار ہو، شاداب و آراستہ باغ میں سکونت پذیر ہو، اسے چاہئے کہ علیؑ کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ کی امامت کو تسلیم کرے۔ کیوں کہ وہ میری عترت ہیں، ان کی تخلیق میری طینت سے ہوئی ہے، انھیں علم و فراست سے بہرہ مند کیا گیا ہے۔

ان کی فضیلت کا انکار کرنے والے، ان سے ناتہ توڑنے والے میری امت کے افراد شفاعت سے محروم ہیں۔ (۱)

۱۔ خطیب بغدادی ج ۴ ص ۴۱۰؛ حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۶

www.ketab.ir

پیش گفتار

شعر اور شاعر

ہم پاک طینت بزرگوں کی شعری کاوش کا محض سطحی مطالعہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ قرآن وسنت کی دانش افروزی کی مدد سے معارف وحقائق کا تجزیہ کر کے فلسفہ واخلاق اور موعظہ حسنہ کے معیاری اسباق حاصل کرنا چاہتے ہیں، بحث ونظر کے ضمن میں ادب کی فنی تحلیل، لغوی مواد اور تاریخی بنیادوں کا بیان اس پر مزید ہوگا کیونکہ اسی انداز کے ہیئت ومواد سے بھرپور نغمے ہی دانشور کی طلب، محقق کا مطمع نظر، اخلاق کے مطالبات، ادیب کی تمنا اور مورخ کی انتہائی آرزو ہوتے ہیں، بحیثیت مجموعی، انسانیت واجتماعیت کے تقاضوں سے مکمل ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ مذہبی شاعری کا میدان کلاسیکی شعراء کی آہنگ طرازی سے اہم ہوتا ہے، اس میں مذہب وحق کی للکار کے ساتھ فضائل خاصان خدا کے ایسے آبشار ہوتے ہیں جس سے دل ودماغ لہک اٹھتے ہیں اور ہر خاص وعام تک سریلا پیغام مودت پہونچ جاتا ہے، تاجداروں اور خلفاء وامراء کی محفل میں شعری نغمے ہی زینت بنتے ہیں، مائیں اپنے بچوں کو لوریاں سناتی ہیں اور باپ اپنی اولاد کی فہمائش میں اشعار کے ناخن تدبیر ہی سے کام لیتے ہیں اور نغموں کی یہی تان دلوں مین آل محمدؐ کی وابستگی کا نورانی سطر تحریر کرتی ہے، اس کا مقابلہ کوئی فصیح وبلیغ خطابت نہیں کرسکتی۔ اسی طرح قلم وتلوار کے اثرات بھی اس کے معیار تک پہونچنے سے قاصر ہیں، دعوت وتبلیغ میں اچھے اشعار ہی روح کے تار جھنجھوڑتے ہیں، فرزدق کا قصیدہ میمیہ، کمیت کے ہاشمیات، حمیری کا عینیہ، دعبل کا تائیہ یا ابونواس کا میمیہ روح کو زیادہ بالیدگی عطا کرتا ہے۔

www.ketab.ir

ہم اس کتاب میں بزرگان تشیع کے حالات رقم کریں گے جو پہلی صدی میں مدح وہجو کے ساتھ چمکتی ہوئی تلوار تھے، اس کے ذریعہ دشمنان خدا کے کلیجے چھلنی کئے گئے، انہوں نے خاصان خدا کی ولایت کا درخشاں منارہ تعمیر کرکے آبادیوں اور ویرانیوں میں دعوت کا پرچار کیا، ائمہ معصومینؑ نے ان شعراء پر اپنی دولت لٹائی اور اس قدر خرچ کیا کہ وہ اندیشہ معاش سے آزاد ہو کر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اسی کے لئے وقف کر بیٹھے، ائمہؑ نے اس میدان کی طرف نغمہ نگاروں کو متوجہ کیا اور شدت احساس انگیز کر کے انہیں بشارتوں سے شادکام کیا مثلاً حدیث ہے: ''جو بھی ہم اہل بیتؑ کی شان میں شعر کہے، خداوند عالم جنت میں اس کے لئے قصر تعمیر کرتا ہے''۔ لوگوں کو تاکید فرمائی کہ ان نغمہ طرازیوں کو حرز جان بنائیں اور ایک دوسرے کو اس سے واقف کرائیں مثلاً صادق آل محمدؐ کا ارشاد ہے: اپنے بیٹوں کو عبدی کے اشعار کی تعلیم دو۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ جو بھی ہمارے بارے میں شعر کہے وہ روح القدس کی تائید سے سرفراز ہوتا ہے۔ (۱)

رجال کشی میں ابوتمی کی روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ کی بارگاہ میں کچھ شعری نذرانہ پیش کیا جس میں آپ کے والد ماجد کی مدح تھی۔ میں نے فرمائش کی کہ کچھ حضور کی شان میں بھی کہوں؟ حضرت میرے لکھے شعروں کا حصہ الگ کر کے بلاحظہ فرمانے لگے اور بقیہ کاغذ کے بالائی حصے پر تحریر فرمایا: شاباش! خدا تجھے بہترین جزا سے شادکام فرمائے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے حضرت سے آپ کے والد ماجد کا مرثیہ کہنے کی اجازت طلب کی تو ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے میرے والد اور میرے لئے بھی مرثیہ کہو۔ (۲)

شعر اور شعراء
قرآن و حدیث کی روشنی میں

ائمہ معصومینؑ کے ان تذکروں میں رسول اکرمؐ کی تاسی صاف جھلک رہی ہے، کیونکہ رسول اکرمؐ

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ (ج ۱ ص ۱۵)؛ رجال الکشی ص ۲۵۴ (ج ۲ ص ۷۰۴ نمبر ۷۴۸)۔

۲۔ رجال کشی ص ۱۲۰ (ج ۲ ص ۸۳۸ نمبر ۱۰۷۴، ۱۰۷۵)

www.ketab.ir

ہی نے سب سے پہلے اپنی تیز آواز میں مدح وہجو سے وارفتگی پیدا کی اور سیرت کے بارے میں مدح سرا ہونے کا شوق دلایا۔ آپ خود بھی شعر پڑھتے اور دوسروں سے سن کر خوش ہوتے اور انعامات سے نوازتے چنانچہ آپ نے ابوطالبؑ کے اشعار سن کر اظہار مسرت فرمایا جس وقت آپ کی دعا سے پانی برسا تو آپ لکھنے لگے: کیا خوب ابوطالبؑ نے نغمہ سرائی کی ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کوئی ہے جو ان کے اشعار پڑھے، عمر بن خطاب نے کہا: شاید آپ کی مراد اس شعر سے ہے:

و ما حملت من ناقة فوق ظهرها ابـرّوا و فـی ذمة مـن مـحـمـد

''کسی ناقہ نے اپنی پشت پر محمدؐ سے زیادہ نیک اور وفادار کا بوجھ نہیں اٹھایا''۔

رسول خداؐ نے فرمایا: یہ چچا ابوطالبؑ کا شعر نہیں، یہ تو حسان کا شعر ہے، حضرت علیؑ فوراً اٹھے اور عرض کی: شاید آپ کی مراد اس شعر سے ہے:

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه ربیع الیتامی عصمة للارامل

تلوذ به الهلاک من آل هاشم فهم عنده فی نعمة و فواضل

''اس روشن چہرے کا واسطہ دے کر پانی طلب کیا جاتا ہے۔ وہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ ہے، بنی ہاشم کے تباہ حال افراد انہیں کی پناہ پکڑتے ہیں''۔

رسول خداؐ نے خوش ہو کر فرمایا: ہاں! یہ ہے ابوطالبؑ کا شعر۔

اتنے میں بنی کنانہ کے ایک شخص نے چھ اشعار سنائے تو رسول خداؐ نے دعا دی: خدا تجھے ہر شعر کے بدلے قصر جنت عطا کرے۔ اس کا مطلع ہے:

لک الحمد و الحمد ممن شکر سقینا بوجه النبی المطر(۱)

رسول خداؐ نے جنگ بدر کے موقع پر خاک وخون میں آغشتہ لاشوں کی طرف دیکھ کر ابوبکر سے فرمایا: اگر ابوطالبؑ زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نے کس طرح ان کی بات سچ کر دکھائی۔

جناب ابوطالبؑ کا شعر ہے:

۱۔ امالی الشیخ الطائفہ ص ۴۶ (ص ۷۵ حدیث ۱۱۰)

و انا لعمر الله ان جدما اری لتلتبسن اسیا فنا بالاماثل

آپ اپنے چچا عباس کے شعروں پر بھی خوش ہوئے تھے جب انہوں نے اجازت لے کر نعت اشعار سنائے اس کا مطلع ہے:(۱)

من قبلها طبت فی الظلال و فی مستودع حیث یخصف الورق

اسی طرح آپؐ عمرو بن سالم کے اشعار پر بھی خوش ہوئے اور فرمایا: اے عمرو! تو نے میری مدد کی خدا تیری مدد کرے۔(۲)

جب کعب بن زبیر نے قصیدۂ لامیہ سنایا:

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول متیم اثرها لم یفد مکبول

تو آپ نے اپنی ردائے مبارک عطا کی بعد میں معاویہ نے اس چادر کو بیس ہزار درہم میں خرید لیا اس چادر کو خلفاء عید کے دن اوڑھ کر نماز پڑھانے جاتے تھے۔(۳)

مستدرک حاکم میں ہے کہ جب وہ اپنا قصیدہ سنا رہا تھا تو آپ نے لوگوں کو سننے کے لئے چپ کرایا۔(۴)

ایک روایت میں ہے کہ اس نے سیوف الہند کا لفظ رکھا تھا آپؐ نے فرمایا: اس جگہ سیوف اللہ رکھو۔(۵)

رسول خداؐ عبداللہ بن رواحہ کے اشعار پر بھی خوش ہوتے تھے، جنگ خندق میں اس کے اشعار گنگناتے جاتے تھے، آپ کے بدن پر خندق کی مٹی بھری ہوئی تھی، بعض کا خیال ہے یہ اشعار عامر بن رکوع کے ہیں:

www.ketab.ir

۱۔ المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۳۲۷ (ج ۳ ص ۳۶۹ حدیث ۵۴۱۷)، اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۱۹ (ج ۲ ص ۱۲۹ نمبر ۱۴۳۸)

۲۔ تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۱۱ (ج ۳ ص ۴۵ واقعات ۸ھ)، اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۴ (ج ۴ ص ۲۲۴ نمبر ۳۹۲۳)

۳۔ ابن قتیبہ کی الشعر والشعراء ص ۶۲ (۸۰)؛ مقریزی کی الامتاع ص ۴۹۴؛ عسقلانی کی الاصابہ ج ۳ ص ۲۹۶ (نمبر ۷۴۱۱)

۴۔ المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۵۲۳ (ج ۳ ص ۶۷۳ حدیث ۶۴۷۹)

۵۔ جمال الدین انصاری کی شرح قصیدہ بانت سعاد ص ۹۸ (ص ۸۷)

لا ھم لولا انت ما اھتدینا ولا تصدقنا و لا صلینا (۱)

جب حسان نے غدیر خم میں اشعار سنائے تو رسول خداؐ ان کے اشعار پر جھوم جھوم اٹھے، آپ نے دعا دی: حسان! جب تک تم زبان سے ہماری نصرت کرو گے، جبریل کی تائید سے سرفراز رہو گے۔

آنحضرت نے حسان کے لئے مسجد میں منبر نصب کیا تھا جس پر وہ فضائل رسولؐ سناتے تھے۔(۲)

اسی طرح آپ ابو کبیر ہذلی کے اشعار پر بھی خوش ہوئے تھے، عائشہ کا بیان ہے کہ رسول خداؐ اپنی جوتی ٹانک رہے تھے، چہرۂ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح جھلک رہے تھے، میں بے خود ہو کر دیکھتی رہی۔ حضرت نے وجہ پوچھی تو میں نے کہا: آپ پسینے میں غرق ہیں ابو کبیر نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ان کے چہرے پر پسینہ اس طرح ہے جیسے درخت پر بارش کے قطرے.......

رسول خداؐ ہمیشہ شعر گوئی پر لوگوں کو اکساتے رہتے تا کہ مخالفوں کے غلط حسب ونسب سے لوگ مطلع ہوں اور ان کا جواب دیا جاتا رہے، آپ فرماتے: بخدا یہ اشعار نیزوں کی طرح ہیں۔ آپ شعری ذوق ابھارتے رہتے تا کہ مخالفوں کے سامنے ہمت بندھی رہے، حمیت جاہلیت کے مقابل اسلامی حمیت تقویت پائے کیونکہ اشعار ہیجان ونشاط پیدا کرتے ہیں اور دماغ حریم حق واسلام کی تحریک کرتے ہیں، شعراء سے فرماتے کہ ان کفار کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔(۳) جب ابو سفیان بن حارث نے آپ کی ہجو کی تو عبداللہ بن رواحہ کو شعروں میں جواب دینے کا حکم دیا اور انہیں دعا دی پھر حسان نے اجازت مانگی تو فرمایا: جا کر ابو بکر سے اس کی خاندان پستی کا حال معلوم کرو پھر ہجو کرو جبریل تمہاری نصرت کریں گے۔(۴)

اشعار سے جہاد کرنے والے شعراء اس آیت کے مصداق ہیں: الا الذین آمنو ا و عملوا

۱۔ مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۰۲ (ج ۵ ص ۳۸۸ حدیث ۱۸۲۰۹)

۲۔ المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۴۷۷ (ج ۳ ص ۵۵۴ حدیث ۶۰۵۸) حاکم اور ذہبی نے اس کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔

۳۔ مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۹۸ (ج ۵ ص ۳۸۳ ح/۱۸۱۶۸)، مستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۴۸۷ (ج ۳ ص ۵۵۵ حدیث ۶۰۶۲)

۴۔ حاکم کی المستدرک ج ۳ ص ۴۸۸ (ج ۳ ص ۵۵۶ حدیث ۶۰۶۵)

الصالحات و ذکر واللہ کثیرا و انتصروا من بعد ما ظلموا۔" سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اور خدا کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں ان کی اس حال میں مدد کی گئی جب کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا۔ ہاں! یہ شعراء "والشعراء یتبعھم الغاوٗن" سے مستثنیٰ ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کچھ شعراء خدمت رسولؐ میں آ کر رونے لگے کہ خدا نے ان کی مذمت کی ہے، رسول خداؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اس آیت کے مصداق ہو: الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات۔(۱)

کعب بن مالک نے رسول خداؐ سے شعراء کے متعلق قرآن کا نقطۂ نظر پوچھا، آپ نے فرمایا: مجاہد زبان سے بھی جنگ کرتا ہے اور تلوار سے بھی۔(۲)

۔ پھر یہ کہ جو مذہبی شعراء حقائق زندگی بیان کرتے ہیں وہ اس مذمت میں شامل نہیں، یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو ظلم و باطل کے پرچار میں مصروف ہیں۔ عقائد صدوق (ص ۸۴) میں ہے کہ یہ آیت جھوٹے داستان گویوں کے متعلق ہے، تفسیر قمی ص ۴۷۴ (ج ۲ ص ۱۲۵) پر ہے کہ یہ آیت دین خدا میں تغیر کرنے والوں یا اوامر و نواہی کے مخالفوں کے متعلق ہے جو عقائد خراب کرتے ہیں، اس کی دلیل آگے کی آیت ہے: ﴿الم تر انھم فی کل وادیھیمون﴾ "کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں"۔ تفسیر عیاشی میں صادق آل محمدؐ کی حدیث ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے جو غلط علم حاصل کر کے خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔(۳)

لہذا اس آیت میں صرف باطل شعراء کی مذمت ہے کیونکہ اس سے دلوں پر خراب اثر پڑتا ہے خدا نے شعراء حق کی ہرگز مذمت نہیں کی ہے بلکہ انہیں سراہا ہے، یہ فریقین کی متفقہ حدیث ہے: ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحر" بلاشبہ شعروں میں حکمت کی باتیں ہوئی ہیں اور اکثر بیان

(۱) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۵۴

(۲) مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۵۶ (ج ۴ ص ۴۹۲ حدیث ۱۵۳۵۸)

۳۔ مجمع البیان ج ۷ ص ۳۲۵)

www.ketab.ir

جادو کا سا اثر رکھتے ہیں''۔(۱)

پراسرار ترنّم

کچھ غیبی نغمے بھی بیان کئے جاتے ہیں جو دعوت وتبلیغ سے معمور ہیں ان میں انسانوں سے خطاب ہے مگر کہنے والا غیر مرئی ہے۔ یہ بجائے خود رسولخدا کے معجزات ہی ہیں، اس سے شعروشاعری کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ استدلال کی راہوں میں حق وصداقت نے کس طرح حریف کو خود سپردگی پر آمادہ کیا تسخیر قلب کے سلسلے میں نثر کے مقابل نظم زیادہ موثر ہے۔

آمنہ بن وہب نے ولایت پیغمبرؐ کے وقت غیبی آواز سنی:

صلی الالہ وکل عبد صالح — والطیبون علی السراج الواضح
المصطفیٰ خیر الانام محمد — الطاہر العلم الضیاء اللایح

''ولادت رسولؐ کے وقت ایک بت سے آواز پیدا ہوئی اور سبھی اصنام سجدہ ریز ہو گئے''۔(۲)

تردی المولود انارت بنورہ — جمیع فجاج الارض بالشرق والمغرب (۳)

ورقہ نے ولادت رسولؐ کے موقع پر ایک بت کے اشعار سنے پھر وہ زمین بوس ہو گیا، عوام بن

۱۔ مسند احمد بن حنبل ج۱ص ۲۶۹، ۳۰۳، ۳۳۲ (ج۱ص ۲۴۲ حدیث ۲۴۲۰، ص ۴۵۱ حدیث ۲۴۶۹، ص ۴۹۸ حدیث ۲۷۵۶، ص ۵۴۶ حدیث ۳۰۵۹)؛ سنن دارمی ج۲ص ۲۹۶، صحیح بخاری کتاب الطب (ج۵ص ۲۱۷۶ حدیث ۵۴۳۴)؛ المجتبی ص ۲۲ (ص ۱۱)، تاریخ بغدادی ج۳ص ۹۸ (نمبر/۱۰۹۴)، ص ۲۵۸ (نمبر/۱۳۴۹)، ج۴ص ۲۵۴ (۱۹۸۸)، ج۸ص ۱۸ (نمبر ۴۰۶۱) ص ۳۱۴ (نمبر ۴۴۰۸) البیان والتبیین جاحظ ج۱ص ۲۱۲، ۲۷۵ (ج۱ص ۲۱۳، ۲۸۲) رسائل جاحظ ص ۲۳۵ (ص ۷۳ الرسائل الکلامیہ)؛ مصابیح السنۃ ج۲ص ۱۴۹ (ج۳ص ۳۱۱ حدیث ۳۷۱۹) الروض الانف ج۲ص ۳۳۷ (ج۷ص ۴۳۷)؛ تاریخ ابن عساکر ج۱ص ۳۴۸ (ج۴ص ۱۵۳، ج۸ص ۳۵)؛ تہذیب التہذیب ج۹ص ۴۵۳ (ج۴ص ۶۲ ۳ نمبر ۷۱۹، ج۶ص ۱۲۷ نمبر ۲۸۶)؛ تاریخ ابن کثیر ج۹ص ۴۵ (ج۹ص ۵۶)؛ الاصابہ ج۱ص ۴۵۳ (نمبر ۲۲۷۴) ج۴ص ۱۸۳ (نمبر ۱۰۷۲)۔

۲۔ بحار الانوار ج۶ص ۷۳ (ج۱۵ص ۳۲۵)

۳۔ تاریخ ابن کثیر ج۲ص ۳۴۱ (ج۲ص ۴۱۵)، الخصائص الکبری ج۱ص ۵۲ (ج۱ص ۸۹)

www.ketab.ir

جہیل جو یغوث بت کا منہت تھا، اس نے بھی ایک بت کی پراسرار آواز سنی، عباس بن مرداس نے ضمار کے پاس ایک بت کی آواز سنی کہ بت تباہی گھاٹ لگ گئے اور مسجد والے کامیاب ہو گئے، اس کے بعد عباس تین سو آدمیوں کے ساتھ بیت رسولؐ میں آئے، آپ نے مسکراتے ہوئے واقعہ پوچھا، جب اس نے بیان کیا تو آپ نے اس کی تصدیق فرمائی، ایک خثعمی کی واردات بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ ابن عمر نے بھی اشعار سنے، ایسے ہی ایک شخص نے گذرتے ہوئے غیبی آواز میں بشارت رسولؐ سنی۔(۱)

ابن عباس نے بھی ایک دوسرے شخص کی روایت بیان کی ہے۔(۲) جعد بن قیس نے زمانۂ جاہلیت میں حج کے لئے جاتے ہوئے یمن کی وادیوں میں بعثت محمدؐ کے دو شعر سنے۔(۳)

قریش نے ایک رات کوہ ابو قبیس سے غیبی آواز سنی۔(۴) طبقات بن سعد میں ام معبد کی بکری کا واقعہ نقل کیا گیا ہے جس کے تھن خشک ہو چکے تھے اور برکت رسولؐ سے دودھ دینے لگی۔ رسول خداؐ کے تشریف لے جانے کے بعد دوسرے دن مکے والوں نے غیبی آواز سنی۔(۵)

ابن ذویب نے وفات رسولؐ کی شب ہاتف کی آواز سنی: ''اسلام میں عظیم حادثہ رونما ہوا، حجاز میں رسول خداؐ نے انتقال فرمایا۔ اب ہماری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں''۔(۶)

اب ذرا اہل بیتؑ کے متعلق ہواتف ملاحظہ فرمائیے:

کفایہ گنجی میں ہے کہ ولادت علیؑ کے موقع پر ابو طالبؑ دو شعر پڑھتے ہوئے کعبے میں داخل ہوئے تو برجستہ ہاتف کے دو شعر سنے:

یا اهل بیت المصطفی النبی ۔۔۔ خصصتم بالولد الذکی

ان اسمه من شامخ العلی ۔۔۔ علی اشتق من العلی

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ج۲ ص۳۴۳ (ج۲ ص۴۱۹)

۲۔ الخصائص الکبریٰ ج۱ ص۱۰۹ (ج۱ ص۱۸) ۳۔ ایضاً ج۱ ص۱۰۹ (ج۱ ص۱۸۲)

۴۔ المستدرک علی الصحیحین ج۳ ص۲۵۳ (ج۳ ص۲۸۳ ح۵۱۰۱)

۵۔ طبقات الکبریٰ ج۱ ص۲۱۹۔۲۱۵ (ج۱ ص۲۳۰) ۶۔ اسد الغابہ ج۵ ص۱۸۸ (ج۶ ص۱۰۲ نمبر ۴۸۶۵)

www.ketab.ir

"اے اہل بیت رسولؐ! یہ پاک و پاکیزہ مولود آپ ہی کے خانوادے سے مخصوص ہے، خداوند عالم کی جانب سے اس کا نام علیؑ ہے، علیؑ کتنا خوبصورت نام ہے جو الٰہی صفت سے مشتق ہے"۔(۱)

شبلنجی نے لکھا ہے کہ وفات فاطمہؑ کے وقت حضرت علیؑ نے کچھ اشعار قبر فاطمہؑ سے مخاطب ہو کر پڑھے تو جواب میں ہاتف نے آواز دی:

میرا حبیب مجھ سے ہم کلام ہے میں کیسے جواب دوں، میں شہر خموشاں میں مٹی کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہوں، مٹی نے میرا اجمال ہضم کرلیا ہے، اس وقت تو محبت کے تمام رشتے منقطع ہو جاتے ہیں...تم پر میرا اسلام۔(۲)

تاریخ ابن عساکر اور کفایہ گنجی میں ام سلمی کی روایت ہے کہ قتل حسینؑ کی رات غیبی آواز سنی گئی:(۳)

ایھا القاتلون جھلا حسینا ابشروا بالعذاب و التنکیل
کل اھل السماء یدعو علیکم من نبی و مرسل و قبیل
قد لعنتم علی لسان ابن داو و موسی و حامل الانجیل (۴)

پرواز تخیل

اب یہاں قرآن وسنت کی برکت سے ایسے صحابہ کرام کی شعری کاوشوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو اپنے آہنگ ترنم سے رسولؐ کے ساتھ جنگجو بہادروں کی طرح شرک کی شہ رگ کاٹتے تھے، وہ شاہین کی طرح دل وجگر اور ساعتوں میں گھس جاتے تھے، ہر وقت اپنے ساتھ شعری تلوار اور ترنم کے مہلک تاثیر لئے دشمنان اسلام سے نبرد آزما رہتے، ان میں اہم ترین یہ ہیں:

"عباس عم نبی، کعب بن مالک، عبداللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت، نابغہ جعدی، ضرار اسدی، ضرار

۱۔کفایہ گنجی ص۲۶۱ (۴۰۶) ۲۔نورالابصار ص۴۷ (ص ۹۸)
۳۔تاریخ ابن عساکر ج۴ص۳۳۱ (ج۵ ص۸۲)؛ کفایہ گنجی (ص۴۴۳)
۴۔ابن حجر نے اس کے دو بیت نقل کئے ہیں (صواعق محرقہ ص۱۹۳)، ابن قولویہ کی کتاب کامل الزیارۃ ص۳۰ (ص۹۷ باب ۲۹)

www.ketab.ir

قرشی، قیس بن صرمہ، نعمان بن عجلان، امیہ بن صلت، کعب بن زہیر، عباس بن مرداس، طفیل غنوی، کعب بن لمط، مالک بن عوف، صرمہ بن ابی انس، قیس بن بحر، عبداللہ بن حرف، بجیر بن ابی سلمی، سراقہ بن مالک"۔

اس روحانی جہاد نے اس قدر اجتماعی تاثیر پیدا کی کہ عورتیں بھی ترنم کے جوت جگانے لگیں۔ انہوں نے بھی مدھم سروں میں عرفانی باتیں بیان کر کے مسلمانوں کا احساس فرض بھڑکایا، چنانچہ ام المومنین حضرت خدیجہؑ بڑے دلگداز اشعار کہتی تھیں، نیز عثمان کی خالہ سعدیٰ بنت کریز، (۱)، شیما بنت حارث (۲)، ہند بنت ابان (۳)، خنسا بنت عمرو (۴)، رفیقہ بنت ابی صیفی (۵) اور رسول خداؐ کی پھوپھی حضرت اروی بنت عبدالمطلب (۶) کے اشعار بھی تاریخوں میں موجود ہیں۔

ان کے علاوہ عاتکہ، صفیہ، ہند، ام سلمہ، عاتکہ بنت زید اور ام ایمن کے بھی اشعار مروی ہیں (۷)، حضرت عائشہ کو بہت زیادہ اشعار یاد تھے، وہ کہتی تھیں کہ مجھے لبید کے بارہ اشعار یاد ہیں۔ (۸)

شعر اور شعراء، ائمہ کی نظر میں

قرآن اور سنت سے مستعار نظمیں دینی نصرت بھی تھیں اور مجاہدہ بھی۔ سیرت رسولؐ کی پیروی میں ائمہ معصومینؑ کا زمانہ بھی ان کی پذیرائی سے بھرا ہے۔ شعراء دور دور سے ائمہؑ کی بارگاہ میں زرین قصائد لے کر آتے اور تحسین و انعام سے نہال ہو کر واپس جاتے، ائمہؑ کی یہ ادب نوازی شعر و شاعری کی اہمیت میں اضافہ کر چکی ہیں، اب بزم شعر میں جانا حمایت دینی اور تقرب خداوندی کے مترادف ہے، شعر گوئی کو

(۱) الاصابہ ج ۴ ص ۳۲۷، ۳۲۸ (نمبر ۵۳۹) (۲) الاصابہ ج ۴ ص ۳۴۴ (نمبر ۶۳۳)

(۳) طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۱۴۸ (ج ۲ ص ۳۳۱)؛ اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۵۹ (نمبر ۷۳۳۳)، الاصابہ ج ۴ ص ۴۲۱ (نمبر ۱۰۸۶)

(۴) الاستیعاب مطبوع بر حاشیہ الاصابہ ج ۴ ص ۹۶-۹۵ (نمبر ۳۳۱۷)، اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۴۱ (نمبر ۶۸۷۶)

(۵) اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۵۵ (ج ۷ ص ۱۱۱ نمبر ۶۹۱۹)؛ الخصائص الکبری ج ۱ ص ۸۰ (ج ۱ ص ۱۳۶)

(۶) طبقات الکبری ج ۴ ص ۱۴۲، ۱۴۳ (ج ۲ ص ۳۲۵)

(۷) طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۱۴۸، ۱۴۴ (ج ۲ ص ۳۳۳، ۳۲۶)؛ مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۱۶۹ (ج ۱ ص ۳۰۰، ۳۰۱)

(۸) الاستیعاب مطبوع بر حاشیہ الاصابہ ج ۳ ص ۳۲۸ (نمبر ۲۲۳۳)؛ الکنز المدفون ص ۲۳۶ (ص ۸۴)

عبادت قرار دیا گیا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ شعر گوئی عظیم تر اعمال وعبادت پر مقدم کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ امام محمد باقرؑ سے کمیت نے حج کے موقع پر عرض کیا: قربان جاؤں! کچھ اشعار سنانا چاہتا ہوں، امام نے فرمایا: یہ محترم ایام ہیں۔ کمیت نے عرض کی: یہ تو آپ کی مدح میں ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے ساتھیوں کو بلوایا اور قصائد لامیہ سن کر دعائیں دیں، ایک ہزار دینار اور خلعت بھی مرحمت فرمایا۔ اسکی تفصیل کمیت، حمیری اور دعبل کے حالات میں آئے گی۔

اجتماعی اور دینی مفادات کے پیش نظر آئمہ معصومینؑ شعراء کے اعمال وکردار سے صرف نظر فرماتے تھے، اگر اعمال خراب ہوتے تو دینی اشعار کی وجہ سے ان کی بدکرداریوں پر استغفار فرماتے اور مومنین کو تاکید فرماتے کہ ان سے محبت وعقیدت رکھیں۔ کبھی فرماتے کہ خدا سے بعید نہیں ہے کہ وہ میرے دوستوں اور مدح کرنے والوں کو بخش دے۔ کبھی سوال کرتے کہ کیا دوستداران علیؑ کو بخش دینا خدا کے لئے بڑی بات ہے؟ یقیناً دوستداران علیؑ کے قدم پھسلتے ہیں تو اس کا دوسرا قدم استوار کر دیا جاتا ہے۔(۱)

اس معاملہ میں ائمہؑ کی یہ سیرت آئینی حیثیت رکھتی ہے کہ تبلیغ دین میں کیا طریقہ اپنایا جائے، دولت کس طرح صرف کی جائے۔

امام محمد باقرؑ کی وصیت ہے کہ میرے مال سے نوحہ خوانوں کے لئے اتنا روپیہ وقف کر دو تا کہ دس سال تک جب حاجی منیٰ میں جمع ہوں تو میرے اوپر نوحہ خوانی کریں۔(۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کا منشاء تھا کہ جہاں زیادہ لوگ جمع ہوں وہیں نوحہ خوانی کی جائے تا کہ سنگلاخ زمینوں پر مودت بار آور ہو، اس نوحہ خوانی کی ہر سال تجدید ہونی چاہیئے تا کہ مسلمان سال بہ سال مکتب اہل بیتؑ کے حقائق سے آشنا ہوں، محبت جوش مارے۔

اور اسی سے عزاداری سید الشہداءؑ کا رمز بھی واضح ہوتا ہے، انہیں فوائد کے پیش نظر شعراء اہلبیتؑ ظلم وستم کا نشانہ بنے کیونکہ مجالس ومحافل میں ان کی دسیسہ کاریاں واضح کی جاتی تھیں۔

۱۔ مذکورہ احادیث کو سید حمیری، ابو ہریرہ اور دوسرے شعراء غدیر کے حالات زندگی میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اصول کافی ج ۱ ص ۳۶۰ (ج ۵ ص ۱۱۷ حدیث ۱)

www.ketab.ir

شعر اور شعراء، بزرگان دین کی نظر میں

فقہاء اور بزرگان دین نے بھی سیرت ائمہ پر عمل کرتے ہوئے تذکرہ اہلبیتؑ کے بقاو استحکام کا خصوصی اہتمام فرمایا، انہوں نے شعراء کی طرف بھرپور توجہ فرمائی اور انعامات سے نواز کر تشویق پیدا کی چنانچہ انہوں نے معارف اسلامی کی کتابوں کے ساتھ شعری کتابیں بھی تالیف کیں اور ان کی شرحوں کے انبار لگا دیئے، شیخ کلینی کی ادب و شعر پر بھی ایک وقیع تالیف ہے، عیاشی کی ایک کتاب معارض الشعر بھی ہے، صدوق نے بھی عروض پر ایک کتاب لکھی ہے، جلودی نے مدح علیؑ پر مشتمل اشعار کا انتخاب تالیف فرمایا، استاد ابوالحسن شمشاطی، شیخ مفید اور علم الھدیٰ وغیرہ نے بھی کتابیں لکھی ہیں۔

ان شیعہ علماء اور دانشوران تشیع نے ائمہ کی ولادت و شہادت کے مواقع پر محافل و مجالس کا انعقاد کر کے مکتب اہلبیتؑ کا احیاء کیا، خاص طور سے عید اکبر غدیر کے دن شعراء جمع ہو کر اپنے قصیدے سناتے، اس سے باہمی محبت پروان چڑھتی، سرمستان اہلبیتؑ ان محافل میں صلہ و انعامات سے نوازتے، دنیاوی اجر کے علاوہ آخرت کے ثواب کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا، یہ ترقی یافتہ روش لوگوں میں متواتر مودت کے احساسات و جذبات جگاتی رہی، آیۃ اللہ بحر العلوم اور شیخ کاشف الغطاء نے بڑی وقیع پیش قدمیاں کیں، آج کل امام شیرازی اس سلسلے میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے آقای سید حیدر حلی کو انعام دینے کے سلسلے میں حاجی مرزا اسماعیل سے رائے لی تو سو ۱۰۰ لیرہ انعام دینا طے پایا، آپ سید حیدر کے گھر خود تشریف لے گئے اور ان کے بہترین قصیدے پر انعام دے کر ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا، آیۃ اللہ مرزا علی بھی اپنے والد کی طرح محفل مقاصدہ کا دور چلاتے ہیں، ایسے واقعات بے شمار ہیں۔

اس کتاب میں ہم نے پہلی صدی کے شعراء کو درج کر کے انہیں کتاب و سنت سے ثابت کیا ہے نیز فضائل اہلبیتؑ کی روایات اہل سنت کے طرق سے نقل کی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ارباب نظر اس وسیلے سے شعراء کی عظمت قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھ سکیں گے۔

والسلام

عبدالحسین الامینی

www.ketab.ir